مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ

کتاب مستطاب مترجمہ فرید الدہر وحید العصر ماہر فنون دینیہ
واقف شیون یقینیہ افضل المحققین اکمل المدققین تاج المشائخین سراج السالکین
نقیب بادکمال و نجیب بیمثال اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی قاضی حاجی
شاہ محمد عبد القدوس صاحب قادری الحنفی مجلہ العالی الموسوم بہ

١٣٢٢

سبیل الشان

بموجب خواہش احباب وارباب دور و قریب ہمہ تن شائقان و مشتاقان
شائقین واہ تحسین و بکمال صحت و بجوئی و درستی و خوش اسلوبی با نجیاد
مضامین دلپذیر مطلوب و آئین مرغوب بار دوم در ١٣٢٢ سنہ ہجری نبوی
باہتمام خلیفہ قادری عفی عنہ المالک مہتمم مطبع

در مطبع ... کارخانہ سلطان الاخبار طبع کردند

محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار

کتاب مستطاب مترجمۂ وحید الدہر فرید العصر ماہر فنون دینیہ واقف
شیون نقلیہ افضل المحققین اکمل المدققین تاج المشائخین سراج السالکین
نقیہ باکمال ادیب بے مثال اعلحضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی قاضی حاجی
سید شاہ محمد عبد القدوس صاحب قادری الحنفی بنگلوری مدظلہ العالی الموسوم بہ

[illegible]

بموفور خواہش احباب و ارباب دور و قریب و از کمال تمنا و اشتیاق
شائقین و ناظرین والا تمکین بار دوم در ۱۳۲۲ھ یکہزار و سو بائیس
ہجری نبوی صلعم و بکمال صحت و خوبی و درستی و خوش اسلوب
بازدیاد مضامین بطرز خوب و آئین مرغوب۔ باہتمام خاکسار سید قادر

در مطبع نبوی کارخانۂ سلطان الخبا محلی الطبع شد

دیباچۂ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد و صلوٰۃ کے
مترجم ہذا احقر العباد قاضی حاجی سید شاہ محمد عبد القدوس قادری حنفی بنگلوری
ابن سید شاہ محمد جلال قادری حنفی قدس اللہ سرہٗ کہتا ہی کہ ۱۲۷۸ھ ایکہزار دوسو
ستر پر آٹھہ ہجری مین۔ سر دفتر محدثین۔ قدوۃ المحققین۔ عالم یگانہ۔ فاضل زمانہ۔
جامع معقول و منقول۔ حاوی فروع و اصول۔ مولانا افضل العلماء مولوی ابو العلی
محمد ارتضا علی خان صاحب بہادر سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے فارسی رسالہ
تنبیہ العقول فی اثبات اسلام اباء الرسول لکہا تہا۔ اور اس کا ترجمہ بار اول ۱۲۸۰ھ
ایکہزار دوسو اسی ہجری مین مطبع مظہر العجائب مدراس مین مطبوع ہوگیا ہی۔ پہر شایقین
کی حسب خواہش بار دوم مع ازدیاد عبارت طبع کیا۔ خدایتعالیٰ اور اوس کے حبیب پاک
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم کے فضل سے امید واثق ہی کہ اس ترجمہ کو
پسند ارباب دین واصحاب یقین فرما دے اور اس سعی کو
مشکور و منصور کرکے باقیات الصالحات مین کرے
اور اس رسالے سے سبکو نفع حاصل ہو

ترویج دین متین سے ان کے سر کو قصر قیصر کے سجود مین رکھا۔ اور تحیات بے
نہایات اس صدر نشین بارگاہ کُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ اور اس
نازنین چار بالش وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کو سزاوار ہی جو ساحل تجرید
سے چار موجہ بحر عناصر مین ظاہر ہو کر سفینہ اہل بطالت کو گرداب ضلالت سے نکالا۔
اور گروہ انبیا سے موخر آکر واماندگان بادیہ حیرانی و رہروان تیہ نادانی کو سر منزل
ہدایت کو پہونچایا۔ اور صلوات زاکیات اس آل اطہار و اصحاب اخیار پر ہووے
کہ قالب قلوب کو روح اور سرگشتہ طوفان غوایت کو کشتی نوح ہی۔ اور سماء ہدی کو
نجوم سے مزین کیا اور مہر مَنِ اقْتَدٰی بِهِمْ اِهْتَدٰی سے مختوم کیا

جان ای عزیز وَفَّقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالتَّقْوٰی وَاَيَّدَكَ بِاتِّبَاعِ سُنَنِ الْهُدٰی
یعنے خدا تعالی تجکو پرہیزگاری کی توفیق بخشے اور پیروی مین راہ راست کے مدد کرے
کہ باتفاق اہل اسلام کے یہ بات ثابت ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
رنج و ایذا دینا دنیا و آخرت کی خرابی کا سبب ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا فرمایا
خدا تعالی بیشک وہ لوگ کہ اذیت دیتے ہین خدا اور اس کے رسول کو تو لعنت ہے
خدا کی ان پر دنیا و آخرت مین اور تیار ہی ان کے لئے عذاب بہت خوار کرنے والا
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسبا و نسبا اشرف مخلوقات ہین ان کے
والدین شریفین کو ہمیشہ کے دوزخی اور آتش جہنم مین مدام عذاب پاتے رہنے کی
نسبت کرنے سے کوی اذیت و رنج افزود نہوگی۔ شیخ محب الدین احمد طبری ذخایر العقبی
مین۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہی کہ جب سبیعہ ابی لہب کی بیٹی خدمت
شریف مین رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کے شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے لوگ بیٹی حمالۃ الحطب کی کہتے ہین۔ اس بات سے میری بڑی حقارت

آنحضرتؐ کو رنج دینا خدا تعالیٰ کو رنج دینا ہی۔

کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال غصہ ہوے اور فرمائے کیا ہوا
ان لوگ کو جو شکایت و بدی میرے اہل قرابت کی کر کر مجکو اذیت دیتے ہیں مجکو رنج
دینا خدا تعالیٰ کو دینا ہی۔ یہاں پر جانا چاہئے جب حقارت نسبیہ کی اس جناب سرور
انس وجان کی باعث رنج وایذا ہوی باوجودیکہ ماں باپ اس کے یقیناً اہل دوزخ
سے تھے اور عداوت اس جناب سرور انس وجان سے رکھتے تھے اور اس جناب پاک کو
ایذا پہنچاتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید اس پر گواہ ہی۔ پس دوزخ کے مستحق ہونی کی
نسبت کرنا اس سرور عالم کے والدین کی طرف کہ احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ سرور عالم
کے والدین کے بخشے جانے میں وارد ہیں۔ کیا کچھ سبب ایذا کا اور کس قدر باعث غضب

جواب قاضی ابوبکر مالکی کا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا۔ ہر مومن محب پر ظاہر ہی۔ شیخ کمال الدین شمنی
سے نقل ہی کہ ایک شخص قاضی ابوبکر مالکی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دوزخ میں ہیں حکم اس کا کیا ہی۔ فرماے وہ شخص ملعون ہی
بحکم اس آیت کے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ آخر آیت تک۔ جب اس
آیت میں مطلق ایذا سبب رنج ہو تو اس اذیت سے کون سی اذیت زیادہ ہوگی جو

نقل ابی لہب۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں باپ کو دوزخی کہے۔ روایت ہی بخاری اور
مسلم سے کہ کوئی شخص ابی لہب کو خواب میں دیکھکر اس کا حال پوچھا۔ ابی لہب نے کہا
میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ لاکن جبکہ میری باندی ثویبہ محمد بن عبد اللہ صلعم
تولد ہونے کی خبر مجھے پہنچائی۔ وہ خوشخبری میں شکر اس ثویبہ کو انگلی کے اشارے سے
آزاد کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پلانے کو حکم کیا۔ اب چوسنے سے اس انگلی
کے تشنگی میری جاتی ہی اس انگلی پر اثر آتش کا نہیں۔ سبحان اللہ جب ابولہب کی کمال
عداوت اس جناب سرور عالم سے رکھتا تھا آزاد کرنے سے ثویبہ کے عذاب کم ہونے کا
موجب ہوا پھر لوگوں کو کیا گمان ہی حق میں آمنہ رضی اللہ عنہا کے کہ وہ مر [illegible] سالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو مہینے تک ان کے شکم مبارک مین تھے اور بعد وضع حمل کے
مدت تک کتنے سال اقسام کے مہربانیون سے ان کے گود کے گہوارے مین آرام
پائے۔ آور امام سہیلی بعد نقل کرنے قولان دونون فریقیون کے فرماے کہ حضرت
کے والدین مسلمان نہ تھے کر کے گفتگو کرنا ہمکو سزاوار نہین کیونکہ حدیث مین آیا ہی
لَاتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ بِالْاَمْوَاتِ یعنے رنج مت دو زندون کو مردون کے ذکر بد سے
ہر چند کہ اس باب کے بعضے حدیثون مین محدثین کو کلام ہی اور خالی ضعف سے نہین
لاکن بیان عمل ضعیف پر بھی روا ہی قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ فِقْهِ الْحَنَفِيَّةِ لَا يُفْتٰى
بِتَكْفِيْرِ مُسْلِمٍ كَانَ فِیْ كُفْرِهٖ خِلَافٌ وَلَوْ بِرِوَايَةٍ ضَعِيْفَةٍ انتہی یعنے در مختار جو
فقہ حنفی مذہب کی ہی اس مین مذکور ہی فتوی نہ دیا جاوے تکفیر پر کسی مسلمان کے
جب کہ کفر مین اس کے خلاف ہووے اگرچہ دلیل اسلام کی ضعیف ہو انتہی۔ پس اسی
سبب سے پڑھنے والے احادیث نبوی کے اور پیروان آثار مصطفوی کے مثل علامۃ المعی
حافظ جلال الدین سیوطی شافعی۔ اور امام حجۃ الاسلام ابو الحامد محمد الغزالی۔ اور امام
فخر الدین رازی۔ اور امام ربانی بن حجر عسقلانی۔ اور امام ماوردی صاحب حاوی کبیر
اور قرطبی اور ابن شاہین۔ اور خطیب بغدادی۔ اور ابن عساکر۔ اور صلاح الدین
صفدی۔ اور شمس الدین دمشقی۔ اور محب الدین طبری۔ اور ابن حجر ہیتمی مکی۔ اور
شیخ الہند عبد الحق دہلوی رح۔ اپنی کتابون اور رسالون مین۔ اور ملک العلما مولانا
عبد العلی رح اسما اصحاب بدر کی شرح مین والدین خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
اسلام کو ثابت کرکر انصاف عدل کی دئے ہین۔ اور قولون کو مخالفین کے بوجہ احسن
رد کئے ہین۔ جو احادیث کہ دلالت کرتے ہین ان کے اسلام نہونے پر ان کو جوابات
شافی دئے ہین۔ یہ ہیچمدان غریق بحر عصیان ضعیف تر بندگون سے خدا کے
قوی کے ابی علی محمد ملقب ارتضا جو قاموی عَامَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِحْسَانِ

یعنے اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے۔ **اعتراض اول** یہ ہی۔ مروی ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو دو شخص بنی ملیکہ سے حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کئے یا رسول اللہ ہماری مان مہمان کی خدمت کرنے والی تہی اور ایام جاہلیت مین وفات کی حال اُس کا کیا ہے فرمائے مان تمہاری دوزخ مین ہے اس بات کو سنکر دونو غمگین اُٹہے۔ پس طلب کئے اُن کو اور کہے اُمِّی مَعَ اُمِّکُمَا یعنے میری مان تمہاری مان کے ہمراہ ہے۔ **دوسری حدیث** رزین عقیلی کہا عرض کیا مین یا رسول اللہ مان میری کہان ہے فرمائے انگار مین ہے۔ پس کہا مین کیا حال ہے تمہاری قرابت کا فرمائے اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ اُمُّكَ مَعَ اُمِّی یعنے کیا راضی نہین تو جو مان تیری ہمراہ مان میرے ہووے **تیسری حدیث** سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جو کہا ایک شخص حضور مین سید بشر صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کیا باپ میرا کہان ہے فرمائے انگار مین ہے۔ پس وہ پوچھا تمہارے باپ کا کیا حال ہے کہے حَیْثُ مَرَرْتَ بِقَبْرِ کَافِرٍ فَبَشِّرْہُ بِالنَّارِ یعنے جس جاے کہ تو قبر پہ کافر کے گذر کرے اس کو خبر کر انگار سے دوزخ کے **چوتھی حدیث** فرمانا حضرت کا لَیْتَ شِعْرِیْ مَا فَعَلَ اَبَوَایَ کاش جانتا مین جو کیا گئے مان اور باپ میرے اور نازل ہونا آیہ کریمہ شان مین والدین شریفین کے جیسا کہ بیضاوی مین ہے لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ یعنے سوال مت کر حال سے اصحاب دوزخ کے۔۔۔ **پانچوین حدیث** مسلم کی جو ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو میرے باپ کا کیا حال ہے فرمائے انگار مین ہے

جب وہ پہرا پہر اسکو بلوا کر کہے اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ یعنے تحقیق
کہ باپ میرا اور باپ تیرا دوزخ مین ہے **چھٹی حدیث** عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کی جو ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھہ کر فرماے جو تو کہان گئی تہی عرض کئے جو
ایک گہر کو مین واسطے تعزیت کے گئی تہی فرماے ہمراہ ان کے گریہ وزاری
مین شریک تو ہوی کہے معاذ اللہ ہرگز اس طرح نہ کئی مین بلکہ جاکر
میت پر رحمت کئی ہین اور اہل مصیبت کو صبر پر حکم کئی مین فرماے
وَلَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا
جَدُّ اَبِيْكِ يَعْنِىْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ یعنے اگر ہمراہ ان کے گریہ وزاری
مین شریک ہوتی تو نہین دیکہتی تو جنت یہان تک کہ دادا تیرے باپ
کا اسکو دیکہے یعنے عبدالمطلب. اور یہ حدیث ناری ہونے پر عبدالمطلب
کے دلالت رکہتی ہے۔ **جواب** یہ چہے اعتراض کا یہ ہے جو یہ
احادیث نزدیک محدثین کے صحت کو نہ پہنچی ہین اور اکثر راویان اسکے
مجہول ہین اور شان نزول آیہ لَاتُسْئَلُ کا جو صاحب بیضاوی بیان
کیا ہے دوسرے مفسرین اسکو نہین قبول کئے ہین جیسا کہ خطیب
المفسرین ابو سعود افندی الحنفی تفسیر مین اپنے کہتا ہی حَمْلُهٗ عَلٰى
نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السُّوَالِ عَنْ حَالِ
اَبَوَيْهِ مِمَّا لَا يُسَاعِدُهُ النَّظْمُ الْكَرِيْمُ یعنے گمان کرنا بیضاوی
کا اس آیت کو منع ہونے پر سوال سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے والدین شریفین کے حال سے اس جنس سے ہی کہ نظم قران
شریف کا اسپر دلالت نہین کرتا انتہی۔ اور امام رازی بہی تفسیر کبیر مین

اسپر قایل نہین۔ اور اگر یہ احادیث صحیح ہون تو اس کا جواب یہہ ہے
کہ حضرت کو فترتی لوگ کا حال معلوم ہونے کے پیش از فرماے ہوگے
اور آیہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا یعنے نہین ہین ہم
عذاب کرنے والے جب تک کہ نہ بہیجے رسول کے تئین اور جنت کی
بشارت دینے والے حدیثون سے وہ سب منسوخ ہین قَالَ السُّيُوطِي
اَلْاَحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي اَنَّ اَبَوَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّارِ كُلُّهَا مَنْسُوخَةٌ بِالْوَحْيِ فِي اَنَّ اَهْلَ الْفِتْرَةِ
لَا يُعَذَّبُونَ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اِنَّهَا مَنْسُوخَةٌ اَيْضًا بِاَحَادِيثِ
كَوْنِهِمْ فِي الْجَنَّةِ یعنے کہا سیوطی جو احادیث کہ والدین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے انگارمین ہین کرکے آئے ہین سو تمام منسوخ
ہین وحی سے قرآن کے جو اہل فترت کو عذاب نہین۔ اور دوسرے
مقام پر کہا جو احادیث کہ آتش مین رہنے پر دلالت کرتے ہین۔ جنت مین
رہنے پر دلالت کرتے سو حدیثون سے منسوخ ہین انتہی۔ اور نظیر اس کی
وہ ہی جو مشرکون کے بچون کے حق مین آیا ہے کسواسطے کہ عایشہ
رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہین جب اول رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا گیا کہ بچے مشرکون کے کیا حال رکہتے ہین۔ فرمای
اپنے مانباپ کے ہمراہ انگارمین ہین۔ بعد جس وقت آیہ کریمہ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى کے یعنے نہین اٹہاتا ہی کوئی اٹہانے
والا بوجہ کو دوسرے کے گناہ کے یعنے ہر شخص عذاب اپنے گناہ کا چکہیگا۔
نازل ہوئی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کئے۔ فرماے
جنت مین ہین۔ اور بہی یہ اعتراضات کو دوسری جوابات بہی رسالون مین

آنحضرت کے والدین ماجدین آتش مین رہنے پر جو احادیث دلالت کرتی ہین وے سب منسوخ ہین وحی قرآنی سے

مشرکون کے بچون کا رہنا جنت ہے۔

سیوطی وغیرہ میں مذکور ہیں لاکن یہاں خوف سے سخن دراز ہونے
کے اتنے پر بس کیا۔ **ساتویں حدیث** ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کی جو ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبروں پر گذر فرماے
اور ایک قبر پر توقف کر کر اس قدر روئے کہ ہم تمام بھی روئے۔ جب
وہاں سے حضرت تشریف لائے عمر رضی اللہ عنہ پوچھے کہ سبب رونے
کا کیا تہا۔ فرمائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الْقَبْرَ الَّذِیْ
رَاَیْتُمُوْنِیْ اُنَاجِیْ قَبْرُ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ وَاِنِّیْ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ
فِیْ زِیَارَتِهَا فَاَذِنَ لِیْ فَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الْاِسْتِغْفَارِ فَلَمْ یَاْذَنْ
لِیْ فِیْهِ وَنَزَلَ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا
لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَخَذَنِیْ مَا یَاْخُذُ الْوَلَدَ لِلْوَالِدَةِ مِنَ الرِّقَّةِ فَذٰلِكَ
الَّذِیْ اَبْکَانِیْ یعنے جو قبر کہ تم دیکھے جو مناجات کیا میں حق میں اس
قبر کے قبر آمنہ بنت وہب کی تہی اور میں حکم چاہا اپنے رب سے زیارت
کو اس کے۔ پس اجازت دیا مجھے بعد ازاں اجازت چاہا میں مغفرت
کو اس کے۔ پس مجھے اذن نہ دیا اس باب میں اور نازل ہوی آیۂ کریمہ
مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ الخ یعنے نہیں پہنچتا ہے نبی اور مومنین کو جو واسطے
مشرکین کے استغفار کریں۔ پس درد آیا مجھے جیسا کہ لڑکے کو ماں کے حال
پر آتا ہے اور یہی بات رلائی مجھکو۔ اور اسی طرح مروی ہے ابی ہریرہ
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے شان میں یہ آیت نازل ہونے
کے۔ **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ امام المحدثین بخاری اپنے
جامع صحیح میں جو وہ جامع بعد از قرآن مجید کے صحیح تر ہے بروایت
مسلسل اثبات کو پہنچائے جو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابی طالب پر عرض ایمان کئے اور وہ اس سے انکار کئے۔ فرمائے جو تیرے
واسطے استغفار کرونگا مین جس وقت تک کہ منع وارد ہووے۔ پس
یہ آیت مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ الخ کی نازل ہوی۔ اور تفسیر مدارک مین بہی
اسی طرح مذکور ہے۔ اور بہی یہ حدیث واحد بہی معارض نہین ہوسکتی
نص قطعی کی جو دلالت کرتی ہے اوپر نہونے عذاب اہل فترت کی جیساکہ
تصریح کیا اُس کو سیوطی۔ اور فقط منع کرنا استغفار کا حق مین آمنہ کے
دلالت کفر پہ نہین کرتا کیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوایل
اسلام مین استغفار سے منع کئے گئے تہے حق مین مومن قرضدار کے۔
اور حق مین اس شخص کے جو اس کے ذمہ پر حق بندہ کا ہو۔ پس جایز
ہے کہ وہ بہی بسبب ایسے کامون کے برزخ مین محبوس رہے اور جنت
مین نہ جاوے لِمَا جَاءَ فِی الْحَدِیثِ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهِ
حَتّٰی یُقْضٰی جیساکہ آیا حدیث مین نفس مومن کا بسبب قرض کے
بازرکہا گیا داخل ہونے سے جنت کے جب تک کہ ادا کیا جاوے۔ علاوہ
اس پر منع کرنے مین استغفار کے مصلحت زندہ کرنے کی تہی اور جب زندہ
ہونا موقوف دوسرے وقت پہ ہوا تو بالفعل استغفار سے منع کیا گیا۔

وایضا قال السیوطی رح الصحیح هذا القدر کما صحح الحاکم
عن بریدة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم زار
قبر امه فی الف مقنع فما رؤی اکثر باکیا من ذلك الیوم
ولیس فیه مخالفة اذ قد یکون البکاء بمجرد الرقة التی تحصل
عند زیارة الموتی من غیر سبب تعذیب ونحوه انتهی یعنے
کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو اتنا صحت کو پہنچا ہے جو حاکم بریدہ رضی اللہ عنہ سے

روایت صحیح کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کو ہمراہ ہزار سوا سلاح پوش کے اطراف گھیرے ہوے اور اتنا بہت روئے کہ کبھی ایسا نہین روئے۔ اس روایت مین کچھ مخالفت ہمارے مطلوب کی نہین کیونکہ زیارت قبور سے رقت پیدا ہوتی ہے اس کے سبب سے رونا آتا ہے یہہ کچھ نہین کہ میت معذب ہونے سے آپ روئے

اعتراض ہشتم

آٹھوان یہ ہے کہ زندہ ہونا فایدہ نہین دیتا کیونکہ جس وقت کہ ایمانِ باس یعنے سکرات کے وقت ایمان لانا مقبول نہو تو بعد دیکھنے دوزخ کے اور دیکھنے عذاب برزخ کے کس طور سے نفع بخشیگا۔ جیساکہ اکثر آیات قرآنی اسپر صریح دلالت رکھتے ہین اور تاویل نہین قبولتی

جواب اعتراض ہشتم

جواب اس کا یہ ہے کہ خاص والدین شریفین کے حق مین یہہ بات جایز ہووے تا بلند مرتبے اور امت مرحومہ مین داخل ہونے کی بزرگی حاصل ہو جیساکہ توبہ یونس علیہ السلام کے قوم کا بعد ملنے عذاب کے مقبول ہوا۔ اور نماز عصر کی حق مین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بعد پلٹنے آفتاب کے غیب سے معجزۂ نبویہ سے تا نیا ہونے سے وقت کے نماز آپ کی حکم مین ادا کے ہو واگر نہ پلٹنے مین آفتاب کے کچھہ فایدہ نہین کیونکہ قضا تو ہوسکتی تھی لیکن یہہ شرف وبزرگی ظاہر ہونے کے واسطے تھا کما ذکرہ الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

وقال حدیث صحیح جیساکہ ذکر کیا طحاوی آفتاب پلٹنے کی حدیث کو اور کہا یہہ حدیث شریف صحیح ہے باوجودیکہ اصول فقہ مین ظاہر ہے کہ نیا ہونا وقت کا لازم قضا کو ہے

اعتراض نہم

نوان یہی حق مین عرب کی معنی فترت کی متحقق نہین ہوتی ہے کسواسطے کہ شریعت ابراہیم اور

اسمٰعیل علیہما السلام کی باقی تھی **جواب** یہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اول ڈرانے کو اور ہدایت کو عرب کے مامور ہوئے بقولہ تعالی وانذر
عشیرتك الاقربین یعنے ڈرا عذاب سے اللہ تعالی کے اپنے اہل قرابت
قریبہ کو۔ اور ہونا عرب لوگ اہل فترت سے اور بعثت اس صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس زمانہ مین آیۂ قرانی سے ثابت ہے كَمَا قَالَ اللہُ تعـ یَا اَھْلَ
الْکِتَابِ قَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِنَ الرُّسُلِ
وَقَالَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اَتٰھُمْ مِنْ نَذِیْرٍ مِنْ قَبْلِكَ قَالَ الْبَیْضَاوِیْ
اِذْ کَانُوْا اَھْلَ فِتْرَۃٍ یعنے فرمایا اللہ تعالی اے اہل کتاب البتہ آیا ہے
تمہارے طرف پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے تمہارے واسطے شریعتوں کو دین
کے حالت مین منقطع ہونے پیغمبرون کے یعنے بعد عیسٰی علیہ السلام کے
سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر مبعوث نہ ہوا اور
مدت فترت کی ان کے درمیانے پانچسو ساٹھ برس تھی واللہ اعلم۔
اور دوسری جاے فرمایا کہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے ایک گروہ کو
کہ نہین آیا تھا انہہ پر کوئی ڈرانے والا تیرے آگے کہ انہون اہل فترت
سے تھے یعنے مشرکین مکہ انتہی۔ بعد ازان دعوت سے انس وجن کے مامور
ہوا وگرنہ فترت کبھی متحقق نہ ہوگی کس واسطے کہ نوح علیہ السلام تک
شریعت آدم علیہ السلام کی تھی اور ابراہیم علیہ السلام تک شریعت نوح علیہ السلام
کی تھی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے زمانہ تک شریعت ابراہیم
علیہ السلام کی تھی قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْمَکِّیْ ھٰذَا بَعِیْدٌ جِدًّا لِلْاِتِّفَاقِ عَلٰی اَنَّ اِبْرَاھِیْمَ
وَمَنْ بَعْدَہٗ لَمْ یُرْسَلُوْا لِلْعَرَبِ دَرِسَالَۃُ اِسْمٰعِیْلَ علیہ السلام اِنْتَھَتْ بِمَوْتِہٖ اِذْ
لَمْ یَعْلَمْ لِغَیْرِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمُوْمُ بِعْثَتِہٖ بَعْدَ الْمَوْتِ کہا ابن حجر مکی نے

اعتراض یقینا وارد ہے کسواسطے اتفاق ہی اس پر جو ابراہیم علیہ السلام
اور جو رسول ان کے بعد ان کے ہوے ہین عرب پر مبعوث نہوے۔ اور
رسالت اسمٰعیل علیہ السلام کی تمام ہوگئی ان کی موت سے۔ سواے
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو عام پیغمبری بعد موت انبیا کے
نہین ہوی۔ پس فترت کس طرح متحقق نہ ہوی حق مین عرب کے انتہیٰ

دسوان قول ہمارے امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فقہ اکبر مین یہ ہی
ابواہ رسول اللہ ماتاعلی الکفر یعنے وفات کئے ماں اور باپ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر کی حالت پر۔ **جواب** یہ ہی اگر یہ عبارت
امام ابو حنیفہ رح کیے کی ثابت ہو[1] تو اہل فترت کفر پر مرنے سے دوزخی ہونا
لازم نہین آتا تا نقصان مطلب کا ہووے۔ کس واسطے کہ اختیار کرنے مین
کفر کے بسبب ظہور جہل کے معذور ہین جیسا کہ نص قطعی سے آگے معلوم ہوچکا
اور اسی طرح ہونا بعضے آباے کرام کا نام عبد مناف (بندہ بت کا) کرکے
کچھ نقصان نہین دیتا۔ جب ہمارا مطلب نص قطعی سے ثبوت پایا تو احتیاج
نہ رہی اس بات کی جو بعضے حنفیہ کہے ہین کہ بہ سبب غلطی کاتبون کے ما نافیہ
عبارت سے امام کے ساقط ہوا یعنے مَامَاتَا عَلَی الْکُفْرِ اصل مین تہا اور بعضے
کہے ہین کہ مناف کا معنی پاک کیا گیا ہی جاہلیت مین اللہ تعالیٰ کے نامون سے تہا

[1] کیونکہ طحاوی کے بیان مین نکاح الکافر کے کہاہے وما فی فقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام ویدل علیہ ان النسخ المعتمدۃ منہ لیس فیہا شئ من ذلک قال ابن حجر المکی فی فتاواہ والموجود فیہا ذلک لابی حنیفۃ ابن یوسف البخاری لالابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی یعنے اور وہ جو فقہ اکبر مین ہے کہ والدین شریفین کفر پر مرے امام اعظم پر بہتان ہے۔ اور معتبر نسخون مین فقہ اکبر کے یہ بات نہین اور یہ بات جو کہاہے ابوحنیفہ بن یوسف بخاری ہے۔
ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی نہین ہے۔ ۱۲ منہ۔

بعدہ بت کا نام ہوا۔ اگر کوی کہے یہ توجیہ امام کے مذہب سے بن نہین سکتی
کیونکہ مسلم الثبوت مین امام سے روایت کیا لاعذر لاحد فی الجھل بخالقہ
لمایری من الدلایل یعنے کوی شخص آگے پیدا ہونے رسول کے خالق
کو نہ جاننے سے معذور نہین۔ کس واسطے ہزار نشانیان خدا تعالی ہونے
کے دیکھکر غافل کیون رہا۔ اور یہی روایت مختار ہے امام فخرالاسلام
اور شیخ ابو المنصور ماتریدی کی اور صدرالشریعت صاحب توضیح کی **جواب**
اس کا یہ ہے کہ عرب خدا تعالی سے خالقیت کے منکر نہین تہے جیسا مشرکان
عرب کے حق مین فرماتا ہے لئن سالتہم من خلق السمٰوات
والارض لیقولن اللہ یعنے اگر سوال کرے تو ان سے کہ کون شخص
پیدا کیا آسمان و زمین کو تحقیق کہینگے خدا تعالی پیدا کیا ہی۔ اور بھی
اللہ تعالی فرماتا ہے لئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ یعنے اور
اگر سوال کرے تو ان سے کہ کون شخص پیدا کیا ان کو البتہ کہینگے خدا تعالی
پیدا کیا ہی۔ اور بتون کو اللہ تعالی کے شریک نہین جانتے تہے بلکہ شفیعان
کہتے تہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ویعبدون من دون اللہ مالا یضرھم
ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ الایۃ یعنے اور
پرستش کرتے تھے سواے خدا کے ایسے چیزون کی جو نقصان نہ کرے ان کو
اور نہ فایدہ پہنچاوے ان کو اور کہتے تہے یہ ہماری شفاعت کرنے والے ہین
نزدیک اللہ تعالی کے الایہ۔ پس شرک عرب کا عبادت مین تہا اور شرکت
خدائی مین نہ تہا۔ اگر ہوتا تو البتہ کلام امام کا اور ان کے تابعدارون کا اوپر
صادق آتا ہی۔ اور ظاہر ہی کہ بتون کو شفیع کرکے اعتقاد رکہنا قبیح عقلی نہین
یعنے اس کی برائی عقل سے معلوم کرنے کی نہین بلکہ پیغمبر سے سننے پر موقوف

اس وقایق واضحۃ البرہان پر واقف نہوا۔ باوجودیکہ قاری موصوف اپنے
ہمزمان پر فایق وبرتر تہا ورگرنہ اتنی جرات نہ کرتا وَلِنِعْمَ مَا قَالَ الْفَقِیْہُ
محمدبن المرعشی فِی حَقِّہٖ اَلْعَجَبُ مِنْ عَلِیِّ الْقَارِیْ اَنَّہٗ صَنَعَ فِیْ
ھٰذَا الْبَابِ رِسَالَۃً وَتَکَلَّفَ فِیْھَا وَاَتٰی بِاِسْجَاعٍ مُمِلَّۃٍ فَلَعَلَّ
الْبُرُوْدَۃَ اَثَّرَتْ فِیْ رَاْسِہٖ وَاخْتَلَّ عَقْلُہٗ یعنے کیا خوش کہا جو
وہ کہا فقیہ محمد مرعشی حق مین اس کے کہ تعجب ہی ملا علی قاری سے کہ
اس نے رسالہ جمع کیا ہی اس باب مین اور تکلف کیا ہی اس مین اور
لایا عبارت قافیہ دار ملال لانے والی پس شاید کہ سردی اسکے سر مین اثر کی
جو عقل اسکی پریشان ہوی فایدہ مترجم — وہ جو ملا علی قاری شرح فقہ اکبر
وغیرہ مین والدین شریف کے عدم اسلام پر زور مارے ہین اور خاص اس
مضمون پر ایک مطول رسالہ مسجع ومقفی لکھے اسکا جواب یہ ہی کہ ان کی تحریر
خاص نزدیک علماء کے اس مسئلہ مین قابل قبول نہین۔ حق یہ ہی کہ اس دعوی
کو پایۂ ثبوت تک نہ پہونچا سکے۔ غرض صحیح یہ ہی کہ ان کو اس مسئلہ مین لغزش
ہو گئی۔ پس بہ سبب اس بی ادبی کے جو جو مضرتین ان کو پہونچین وہ کتب مین
مسطور ہین۔ بدر الاسفر شرح فقہ اکبر مین ہی جسکا ترجمہ یہ ہی لکھا۔ کہ اللہ
جزاے خیر دیوے ان لوگون کو جو والدین آنحضرتؐ کے اسلام پر گئے ہین اور
رد کئے مخالف کا۔ اس مین اشارہ ملا علی قاری کی تردید کا ہی۔ اور علامہ
شیخ الاسلام حنفی محدث شرح صحیح بخاری کے چہٹوین جلد مین فرماتے ہین
بیفائدہ ضایع کیا اوقات نفیسہ کو وہ شخص (مراد اس سے ملا علی قاری ہین)
جو کفر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک رسالہ بنایا اور علو ہمت اس
مقام خطیر مین خرچ کیا نعوذ باللہ من الزیغ والزلل ومن مکائد النفس

NafseIslam

پناہ مانگتے ہیں ہم بھی اور لغزش اور مکائد نفس سے ۔ تمت کلمۃ ۔ مرآم الکلام میں
مولانا عبدالعزیز صاحب پرہاری تحریر کرتے ہیں ۔ کہ جب قاری نے شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین کے والدین کی تکفیر میں رسالہ لکھا اور امام سیوطی کے بعض رسایل کا
رد کئے اور رات کو اس نیت سے سوئے کہ صبح اسے مشتہر کرونگا تو صبح کے اٹھتے ہی سیڑھی
سے پاؤں پھسلا اور ٹانگ ٹوٹ گئی اور اسی شب کو شیخ شہاب الدین ابن حجر
مکی ہیتمی نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری کعبہ کی چھت پر چڑھکر گر پڑے
ہیں ۔ اس کی تعبیر علامہ نے یوں کی کہ قاری کو یہ رنج و تعب بوجہ اہانت
والدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچا ۔ افسوس ہے کہ قاری صاحب
باوجود اس تنبیہ کے باز نہ آئے اور جرأت کرکے اس رسالہ کو علامہ ابن حجر مکی
ہیتمی کے پاس بھیجا ۔ ابن حجر مکی نے اس کے رد میں ایک بڑا لمبا چوڑا رسالہ
لکھا ۔ اور قاری صاحب اسی بیماری میں انتقال کر گئے ۔ ایسا ہی لکھا ہے یہی علامہ
مذکور نے اپنے رسالہ معجون الجواہر میں (من ارشاد الغبی ملخصاً) اور خلاصۃ الاثر فی
اعیان القرن الحادی عشر میں علامہ محمد بن فضل اللہ لکھتے ہیں ۔ کہ ملا علی قاری نے
ایک رسالہ مشتمل بر اسائت والدین آنحضرت لکھا اگر یہ رسالہ نہ لکھا جاتا تو قاری کے
تمام تالیفات و تصنیفات سے دنیا مملو ہو جاتی ۔ اور بعضوں نے کہا کہ ملا علی قاری
اس مسئلہ سے آخر عمر میں رجوع کی اور اسلام آباء کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقر ہوئے (من ارشاد الغبی ملخصاً) انتہی ۔ فافہم واستقم ولا
تتبع خطوات الشیطان انہ للانسان عدو مبین پس فہم کر اور مستقیم رہ اور
اطاعت و تابعداری اقدام شیطان کی مت کر جو دشمن ظاہر ہے انسان کا الحمد للہ
رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الخلق محمد والہ وصحبہ اجمعین

تمت

١٣٢٢ھ